الجزء ۶

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ

خدا (کسی کے) ہانک پکار کر بُرا کہنے کو پسند نہیں کرتا۔ مگر مظلوم[1] (ظالم کی برائیاں

ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنْ تُبْدُوْا

بیان کر سکتا ہے)۔ اور خدا تو (سب کی) سُنتا (اور ہر ایک کو) جانتا ہے۔ اگر کھلم کھلا نیکی

خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ

کرتے ہو یا چھپا کر یا کسی کی برائی سے طرح دیتے ہو تو خدا بھی بڑا طرح

كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ

دینے والا (اور) قادر ہے۔ بے شک جو لوگ خدا اور اُسکے رسُولوں سے

وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ

انکار کرتے ہیں اور خدا اور اسکے رسُولوں میں تفرقہ ڈالنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

رُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ

ہم بعض[2] (پیغمبروں) پر ایمان لائے ہیں اور بعض کا انکار

بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ

کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس (کفر و ایمان) کے درمیان ایک دوسری

سَبِيْلًا ﴿۱۵۰﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا

راہ نکالیں۔ یہی لوگ حقیقتاً کافر ہیں اور ہمنے کافروں کے واسطے ذلت

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ

دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو لوگ خدا اور اُسکے رسُولوں پر ایمان

وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ

لائے اور ان میں سے کسی میں تفریق نہیں کی تو ایسے ہی لوگوں کو خدا بہت

سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۲﴾ ع

جلد ان کا اجر عطا فرمائے گا۔ اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

[1] کہ اس کی بددعا جائز ہے اور چونکہ لعنت بھی ایک قسم کی بددعا ہے کیونکہ اس سے مقصود خدا کی رحمت سے دُور ہونا ہے پس یہ بھی مظلوم کی طرف سے ظالم کے حق میں جائز ہوگی اور ظالم خواہ مسلم ہو یا کافر غرض مسلم بھی ظلم کی وجہ سے بددعا کا مستحق ہوگا اور یہی انصاف و عدالت کا مقتضا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کی دعوت کرے اور پھر کھانا نہ کھلائے تو وہ بھی شکایت کر سکتا ہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا ظلم ہے۔ ۱۲

[2] جس طرح یہودی کہ حضرت موسےٰ کو مانتے ہیں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو نہیں مانتے۔ یا نصرانی کہ حضرت عیسےٰ کو مانتے ہیں اور حضرت رسول کو نہیں مانتے۔ ۱۲

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا

(اے رسولؐ) اہل کتاب (یہود) جو تم سے (یہ) درخواست کرتے ہیں کہ تم اپر ایک کتاب[۱] آسمان

مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ

سے اتروا دو، تو (تم اس کا خیال نہ کرو کیونکہ) یہ لوگ موسےٰ سے تو اس سے کہیں بڑھ (بڑھ) کے درخواست

فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ

کر چکے ہیں چنانچہ کہنے لگے کہ ہمیں خدا کو کھلم کھلا دکھا دو تب انکو انکی شرارت کی وجہ سے بجلی نے آ لیا

ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ

پھر (باوجودیکہ) ان لوگوں کے پاس (توحید کی) واضح اور روشن دلیلیں آ چکی تھیں اس کے بعد بھی ان

فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۳﴾

لوگوں نے بچھڑے کو (خدا) بنا لیا۔ پھر ہم نے اس سے (بھی) درگزر کی اور موسےٰ کو ہم نے صریحی غلبہ عطا کیا

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا

اور ہم نے انکے عہد (و پیمان) کی وجہ سے (ان کے سر پر (کوہ) طور کو لٹکا دیا اور ہم نے ان سے کہا کہ (شہر

الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِى السَّبْتِ وَ

کے) دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو۔ اور ہم نے (یہ بھی) کہا کہ تم ہفتہ کے دن (ہمارے حکم

اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۱۵۴﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ

سے) تجاوز نہ کرنا۔ اور ہم نے اُن سے بہت مضبوط عہد (و پیمان) لے لیا۔ پھر انکے اپنے عہد توڑ ڈالنے اور احکام

وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّ

خدا سے انکار کرنے اور ناحق انبیاء کے قتل کرنے اور اترا کر یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہمارے دلوں پر

قَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ

غلاف چڑھے ہوئے ہیں (یہ تو نہیں) بلکہ خدا نے انکے کفر کی وجہ سے انکے دلوں پر مہر کر دی ہے

فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ

تو چند آدمیوں کے سوا یہ لوگ ایمان نہیں لاتے، اور (نیز) اُنکے کافر ہونے اور مریمؑ پر

[۱] یہودیوں کی تو گویا سرشت میں شرارت تھی ایک مرتبہ حضرتؐ سے کہنے لگے کہ جس طرح توریت مختلف لوگوں کے نام سے یکبارگی نازل ہوئی ہے اسی طرح اگر قرآن ہم لوگوں کے نام سے نازل ہوا اور وہ بھی اس طرح کہ ہم لوگ اسکو اترتے ہوئے دیکھیں اور اس میں یہ لکھا ہو کہ تم پیغمبر ہو تو البتہ ہم ایمان لا سکتے ہیں یہ سوال اگرچہ کچھ معقول تھا مگر چونکہ انلوگوں کو کٹ حجتی کے سوا کچھ اور منظور نہ تھا اس وجہ سے خدا نے اسے منظور نہ کیا اور اپنے رسولؐ کی تشفی کے واسطے فرمایا کہ تم گھبراؤ نہیں موسےٰؑ سے تو اس سے کہیں زیادہ بے ڈھنگے سوال کئے گئے تھے۔ ۱۲ ۲ ان سبکی تفصیل پہلے مذکور ہو چکی ہے دیکھو پارہ اول رکوع چھ و آٹھ ۱۲

عَلٰی مَرْیَمَ بُهْتَانًا عَظِیْمًا ۝۱۵۶ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ

بہت بڑا بہتان باندھنے اور انکے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مریمؑ کے بیٹے عیسےٰؑ مسیح

عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا

خدا کے رسول کو قتل کر ڈالا۔ حالانکہ نہ تو ان لوگوں نے اسے قتل[1] ہی کیا اور نہ سولی ہی دی مگر ان

صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا

کیلئے (ایک دوسرا شخص عیسےٰؑ کے) مشابہ کر دیا گیا۔ اور جو لوگ اس بارے میں اختلاف کرتے ہیں

فِیْهِ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ

یقیناً وہ لوگ اس (کے حالات) کی طرف سے دھوکے میں (پڑے) ہیں انکو اس (واقعہ) کی خبر ہی نہیں مگر فقط

الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًا ۝۱۵۷ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ ۭ

اٹکل کے پیچھے (پڑے) ہیں اور عیسیٰؑ کو ان لوگوں نے یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا۔ اور

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ۝۱۵۸ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

خدا تو بڑا زبردست تدبیر والا ہے۔ اور (جب عیسیٰؑ مہدی موعودؑ کے ظہور کے وقت آسمان سے اتریں

اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكُوْنُ

گے تو اہل کتاب میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو انپر انکے مرنے کے قبل ایمان نہ لائے[2] اور خود عیسیٰؑ قیامت کے دن ان کے

عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا ۝۱۵۹ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا

خلاف گواہی دینگے غرض یہودیوں کی (ان سب شرارتوں اور گناہ کی وجہ سے ہمنے انپر وہ صاف ستھری چیزیں جو

حَرَّمْنَا عَلَیْهِمْ طَیِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ

ان کیلئے حلال کی گئی تھیں حرام کر دیں اور (نیز) انکے خدا کی راہ سے بہت سے لوگوں کو روکنے اور

سَبِیْلِ اللّٰهِ كَثِیْرًا ۝۱۶۰ وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ

باوجود ممانعت سود کھا لینے اور ناحق زبردستی لوگوں کے

وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ

مال کھانے کی وجہ سے اور ان میں سے جن لوگوں نے کفر اختیار کیا انکے واسطے ہمنے

[1] یہ قصہ تفصیل سے پہلے گذر چکا ہے دیکھو پارہ ۳، رکوع ۱۳، صفحہ ۸۹، آیہ ۵۴

[2] صحیح حدیثوں میں ہے کہ جب حضرت مہدی موعودؑ ظہور کریں گے تو حضرت عیسےٰؑ آسمان سے اتریں گے، اور دجال قتل ہو جائے گا۔ تو سب اہل کتاب حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لائیں گے اور سمجھیں گے کہ یہ سچے پیغمبر تھے۔ اس وقت تمام مذہب کے لوگ ایک مذہب ہو جائینگے اور دین اسلام کے سوا کوئی دین نہ ہوگا۔ اور حضرت عیسیٰؑ حضرت مہدیؑ کی متابعت کرینگے اور دین محمدیؐ کے مطابق عمل کرینگے اور چالیس برس زندہ رہ کے دنیا سے رحلت کرینگے۔ اور مومنین انکے جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔ یہ زمانہ ہوگا کہ گائے چیتا بھیڑ بھیڑیا ایک گھاٹ پانی پئیں گے۔ لڑکے سانپوں سے کھیلیں گے اور کوئی جانور کسی جانور کو آزار نہ پہنچائے گا۔ ۱۲

مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶۱﴾ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ

دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ لیکن (اے رسولؐ) ان میں سے جو لوگ علم دین میں بڑے

مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ

مضبوط پایہ پر فائز ہیں وہ اور ایمان والے تو جو (کتاب) تم پر نازل ہوئی ہے اور جو (کتاب)

اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ

تم سے پہلے نازل ہوئی ہے (سب پر) ایمان رکھتے ہیں اور پابندی سے نماز پڑھتے ہیں اور

الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ

زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور خدا اور روز آخرت کا یقین رکھتے ہیں ایسے ہی لوگوں کو ہم عنقریب

سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۶۲﴾ اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ

بہت بڑا اجر عطا فرمائیں گے۔ (اے رسولؐ) ہم نے تمہارے پاس (بھی) تو اسی طرح

اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ

وحی بھیجی ہے جس طرح نوحؑ اور ان کے بعد والے پیغمبروں پر بھیجی تھی اور

اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَ

(جس طرح) ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ و اسحٰقؑ و یعقوبؑ و اولاد یعقوب و

الْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ

عیسےٰؑ و ایوبؑ و یونسؑ و ہارونؑ و سلیمانؑ کے پاس وحی

وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾ وَرُسُلًا قَدْ

بھیجی تھی۔ اور ہم نے داؤدؑ کو زبور[1] عطا کی۔ اور (تم کو بھی ویسا ہی رسولؐ

قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ

مقرر کیا جس طرح اور) بہت سے رسولؐ (بھیجے) جن کا حال ہم نے تم سے پہلے ہی بیان کر دیا اور

عَلَيْكَ ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿۱۶۴﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ

بہت سے (ایسے) رسولؐ (بھیجے) جنکا حال تم سے بیان نہیں کیا اور خدا نے تو موسیٰؑ سے (بہت سی) باتیں بھی کیں[2]

[1] زبور میں صرف حمد و ثنائے الٰہی ہیں احکام نہیں۔ عمل توریت ہی کے احکام پر ہوتا تھا۔ حضرت داؤدؑ کی خوش الحانی کی یہ حالت تھی کہ آپ زبور کو لیکر صحرا میں چلے جاتے اور ایک مقام پر ٹھہر جاتے اور آپکے پیچھے علماء یہود، آپکے پیچھے اور لوگ، آپکے پیچھے جنات، آپکے پیچھے صحرائی جانور کھڑے ہوتے اور پرندان کے سر پر صف باندھ کر سایہ کرتے۔ اور جس وقت آپ زبور پڑھتے تو سب کے سب بے ہوش ہو جاتے۔ حضرت رسولؐ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ کو جبرئیلؑ کی قوت آدمؑ کا نور یوسفؑ کا جمال اور داؤدؑ کی آواز عطا فرمائیگا اور اہل بہشت کا خطیب بنائے گا کہ لوگ ان کی آواز سے بے ہوش ہو جائیں گے۔ ۱۲ منہ

[2] مگر نہ اسطرح کہ معاذ اللہ خدا کے منہ ہو اور وہ اس سے بولے۔ بلکہ خدا کے بات کرنیکا مطلب یہ ہے کہ اس میں اس بات کی قدرت ہے کہ جس چیز میں چاہے کلام کو پیدا کر دے اور وہ بات کرنے لگے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر طور پر گئے اور انکو پہاڑ کے نیچے کھڑا کر دیا اور خود پہاڑ پر چڑھ گئے اور خدا سے بات کرنیکی درخواست کی اور خدا نے درخت میں آواز پیدا کر کے ہر طرف پھیلا دیا کہ بنی اسرائیل نے آگے سے پیچھے سے، داہنے سے بائیں سے اوپر سے نیچے سے غرض ہر طرف سے آواز سنی۔ ۱۲

وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ
اور (ہم نے) نیکوں کو بہشت کی خوشخبری دینے والے اور (بدوں کو عذاب سے) ڈرانیوالے پیغمبر بھیجے تاکہ پیغمبروں کے آنے
حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٦٥﴾
کے بعد لوگوں کی خدا پر کوئی حجت باقی نہ رہ جائے۔ اور خدا تو بڑا زبردست حکیم ہے۔
لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ
(یہ کفار نہیں مانتے نہ مانیں) مگر خدا تو اسپر گواہی دیتا ہے کہ جو کچھ تم پر نازل کیا ہے خوب سمجھ بوجھ کر نازل کیا ہے
وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يَشْهَدُوْنَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿١٦٦﴾ ۭ
(بلکہ) اسکی گواہی تو فرشتے تک دیتے ہیں حالانکہ خدا گواہی کے لئے کافی تھا۔
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ
بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور خدا کی راہ سے (لوگوں کو) رکا وہ راہ راست سے
ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿١٦٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا
بھٹک کے بہت دور جا پڑے۔ بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور (اسپر) ظلم
لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿١٦٨﴾ اِلَّا
(بھی) کرتے رہے نہ تو خدا ان کو بخشے ہی گا اور نہ انہیں کسی طرح کی ہدایت ہی کرے گا۔ مگر
طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى
(ہاں) جہنم کا راستہ (دکھا دیگا) جسمیں یہ لوگ ہمیشہ (پڑے) رہینگے۔ اور یہ تو خدا کے واسطے
اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿١٦٩﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمُ الرَّسُوْلُ
بہت ہی آسان بات ہے۔ اے لوگو تمہارے پروردگار کی طرف سے رسول (محمدؐ)
بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ وَاِنْ
دین حق کے ساتھ آچکے ہیں پس ایمان لاؤ (یہی) تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اور اگر انکار
تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
کرو گے تو (سمجھ رکھو کہ) جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے سب خدا ہی کا ہے۔

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۱﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا

اور خدا بڑا واقف کار حکیم ہے۔ اے اہل کتاب اپنے دین میں حد اعتدال

فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ

سے تجاوز نہ کرو اور خدا کی شان میں سچ کے سوا کوئی دوسری بات نہ کہو۔ مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ

عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ

مسیح (نہ خدا تھے نہ خدا کے بیٹے پس) خدا کے ایک رسول اور اسکے ایک کلمہ (حکم) تھے جسے خدا نے مریمؑ کے

اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۫ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۫ وَلَا ۚ

پاس بھیج دیا تھا (کہ حاملہ ہو جا) اور خدا کی طرف سے ایک جان تھے پس خدا اور اسکے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین

تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ

(خدا) کے قائل نہ بنو (تثلیث سے) باز رہو (اور) اپنی بھلائی (توحید) کا قصد کرو اللہ تو بس یکتا معبود ہے وہ

وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي

اس (نقص) سے پاک و پاکیزہ ہے کہ اسکا کوئی لڑکا ہو[1] اسے لڑکے کی حاجت ہی کیا ہے) جو کچھ آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۷۲﴾

میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب تو اسی کا ہے اور خدا تو کارسازی میں کافی ہے[2]۔ نہ تو مسیح ہی خدا کا بندہ

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا

ہونے سے ہرگز عار رکھ سکتے ہیں اور نہ (خدا کے) مقرب فرشتے اور (یاد رہے)

الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ

جو شخص اسکے بندہ ہونے سے عار رکھے گا اور شیخی کرے گا تو عنقریب ہی خدا

وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿۱۷۳﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ

ان سب کو اپنی طرف اٹھا لے گا (اور ہر ایک کو اسکے کام کی جزا سزا دیگا پس جن

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ

لوگوں نے ایمان قبول کیا ہے اور اچھے (اچھے) کام کئے ہیں تو انہیں انکا ثواب پورا (پورا) بھر دے گا

[1] کیونکہ جسمانی توالد و تناسل سے خدا کے لیے مجسم ہونا لازم آتا ہے اور یہ محال ہے ورنہ وہ مکان اور سمت کا محتاج اور ممکن ہو جائے گا اور حرکت و سکون سے خالی نہ ہوگا تو حادث ہوگا۔ اور یہی سب خرابیاں روحانی توالد و تناسل میں بھی ہیں اور اگر تعلیم و اعجاز کی وجہ سے بیٹا کہتے ہیں جیسے شاگرد کو روحانی بیٹا اور استاد کو روحانی باپ تو حضرت عیسیٰؑ کی تخصیص نہیں۔ ۱۲

[2] خدا نے سیدھے سادے لفظوں میں اولاد کے جھگڑے بکھیڑے سے پاک و صاف ہونے کو اس طرح سمجھا دیا کہ اولاد اسلیئے ہوتی ہے کہ باپ کو مدد پہنچائے اس میں باپ کا فائدہ ہے، اور اولاد باپ کے ترکہ کی حقدار ہو یہ اولاد کا فائدہ ہے۔ ان دونوں باتوں میں سے خدا کے ہاں کچھ بھی نہیں نہ اس کو مددگار کی ضرورت وہ تنہا کارساز ہے نہ اس کی سلطنت کا کوئی شریک و حقدار۔ پھر اولاد ہو تو کاہے کو، اور کیوں؟ ۱۲

وقف لازم ع ۹ ۱۳

وَيَزِيدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا

بلکہ اپنے فضل و کرم سے (کچھ اور) زیادہ ہی دیگا۔ اور جو لوگ (اس کا بندہ ہونے میں

وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ

عار سمجھتے تھے۔ اور شیخی کرتے تھے۔ انہیں تو دردناک عذاب میں مبتلا کریگا۔ اور

لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷۳﴾ يٰٓاَيُّهَا

لطف یہ ہے۔ کہ وہ لوگ خدا کے سوا نہ اپنا سرپرست ہی پائیں گے اور نہ

النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ

مددگار۔ اے لوگو اسمیں تو شک ہی نہیں۔ کہ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کیطرف سے (دین حق کی)

اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۴﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ

دلیل آچکی اور ہم تمہارے پاس ایک چمکتا ہوا نور نازل کر چکے ہیں پس جو لوگ خدا پر ایمان لائے اور اسی سے لگے لپٹے

وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ

رہے۔ تو خدا بھی انہیں عنقریب ہی اپنی رحمت اور فضل (کے بے خزاں باغ) میں پہنچا دیگا اور

وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۱۷۵﴾ ؕ يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ

انہیں اپنی حضوری کا سیدھا راستہ دکھائے گا۔ (اے رسولؐ تم سے لوگ فتویٰ طلب

قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ

کرتے ہیں تم کہدو کہ کلالہ (بھائی بہن) کے بارے میں خدا تو خود تمہیں فتوے دیتا ہے کہ اگر کوئی ایسا

لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ

شخص مرجائے کہ اسکے نہ کوئی لڑکا بالا ہو (نہ ماں باپ) اور اسکے (صرف) ایک بہن ہو تو اسکا ترکہ سے

وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا

آدھا ہوگا (اور اگر یہ بہن مرجائے) اور اسکے کوئی اولاد نہ ہو (نہ ماں باپ) تو اس کا وارث بس یہی بھائی

اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنْ كَانُوْٓا

ہوگا۔ اور اگر دو بہنیں (یا زیادہ) ہوں تو انکو (بھائی کے) ترکہ سے دو تہائیاں ملیں گی اور اگر کئی

۱۷۴ ایک صحیح حدیث میں ہے کہ برہان (دلیل) سے مراد حضرت رسولؐ ہیں، اور نور مبین (چمکتا ہوا نور) سے حضرت علیؑ مراد ہیں ۱۲

۱۷۵ یعنی بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی کچھ بھی نہ ہو اور ماں باپ بھی نہ ہوں کما فی الصحیحین تب ۱۲

اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ

کے ورثہ (بھائی بہن دونوں (ملے جلے) ہوں تو مرد کو عورت کے حصہ کا دوگنا حصہ

حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ

ملے گا۔ تم لوگوں کے بھٹکنے کے خیال سے خدا اپنے احکام

تَضِلُّوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ع ۱۷۶

بہت واضح کرکے بیان فرماتا ہے۔ اور خدا تو ہر چیز سے واقف ہے

اٰیاتہا ۱۲۰ (۵) سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ (۱۱۲) رکوعاتہا ۱۶

سورۂ مائدہ (خوان) مدینہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی ایک سو بیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۭ اُحِلَّتْ

اے ایماندارو (اپنے) اقراروں کو پورا کرو (دیکھو) تمہارے واسطے چوپائے جانور

لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ

ان کے سوا جو تم کو پڑھ کر سنائے جائینگے۔ حلال کر دیئے گئے مگر جب

مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ

تم حالت احرام میں ہو تو شکار کو حلال نہ سمجھنا۔ بے شک خدا جو چاہتا ہے

مَا يُرِيْدُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَاۗىِٕرَ

حکم دیتا ہے اے ایماندارو (دیکھو) نہ خدا کی نشانیوں کی بے توقیری کرو اور حرمت

اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا

والے مہینے کی اور نہ قربانی کی اور نہ پٹے والے جانوروں کی (جو نذر خدا کیلئے نشان

الْقَلَاۗىِٕدَ وَلَآ اٰۗمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ

دیکر منیٰ میں لے جاتے ہیں) اور نہ خانۂ کعبہ (کے طواف و زیارت) کا قصد کرنیوالوں کی جو اپنے

ع ۵ ۱۲

۱۱ اس سورہ میں بھی خداوند عالم نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے۔ منجملہ ان کے بعض یہ ہیں حلال حرام جانور کی تفصیل، تکمیل دین کی خوشخبری، وضو کی ترکیب، تیمم کا طریقہ، غسل کا حکم، قرض دینے کا ثواب، یہود و انصاریٰ کی بیوقوفی، بنی اسرائیل کا قصہ، ہابیل قابیل کا واقعہ، چور کی سزا، قصاص کا حکم، کفار کو سرپرست بنانے کی ممانعت، حضرت علیؑ کی ولیعہدی، واقعہ غدیر کا ذکر، مستحق لعنت پر لعنت، قسم کا کفارہ، شراب جوا بانسہ کی مناہی، حالت احرام میں شکار کا کفارہ، خوان کے اترنے کا قصہ، حضرت عیسیٰؑ کی معذرت وغیرہ وغیرہ۔ ۱۲

۱۲ حطم بن ہند کندی نے حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی آپ

(باقی اگلے صفحہ پر)

حلال جانور

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۚ وَإِذَا حَلَلْتُمْ

پروردگار کی خوشنودی اور فضل (وکرم) کے جویاں ہیں اور جب تم (احرام سے) حلال ہو جاؤ

فَاصْطَادُوا ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ أَنْ

تو شکار کر سکتے ہو۔ اور کسی قبیلہ کی یہ عداوت کہ تمہیں ان لوگوں نے خانہ کعبہ (میں

صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ تَعْتَدُوا ۘ

جانے) سے روکا تھا اس جرم میں نہ پھنسوا دے کہ تم (انپر زیادتی کرنے لگو اور (تمہارا تو

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا

فرض یہ ہے کہ) نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی میں باہم

عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ

کسی کی مدد نہ کرو اور خدا سے ڈرتے رہو (کیونکہ) خدا تو یقیناً بڑا سخت عذاب

شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَ

والا ہے۔ (لوگو) مرا ہوا جانور اور خون اور سؤر کا گوشت اور (جس (جانور)

الدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ

پر (ذبح کے وقت) خدا کے سوا کسی دوسرے کا نام لیا جائے اور گردن مروڑا ہوا اور

وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ

چوٹ کھا کر مرا ہوا اور جو (کنوئیں وغیرہ میں) گر کر مر جائے اور یا جو سینگ سے مار ڈالا گیا ہو

وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۖ وَمَا ذُبِحَ عَلَى

اور جس کو درندے نے پھاڑ کھایا ہو مگر جسے (تم مرنے کے قبل) ذبح کر لو اور جو (جانور) بتوں (کے تھان) پر

النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ

(چڑھا کر) ذبح کیا جائے اور جسے تم (پانسے کے) تیروں سے باہم حصہ بانٹو (غرض یہ سب چیزیں تم

الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا

پر حرام کی گئیں ہیں یہ گناہ کی بات ہے۔ (مسلمانو) اب تو کفار تمہارے دین سے پھر جانے سے مایوس ہو گئے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)
کس بات کی دعوت دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا خدا کی توحید، اپنی نبوت، نماز اور زکوٰۃ کی۔ بولا میں مشورہ کروں تو عرض کروں۔ غرض وہ چلا آیا اور ایمان نہ لایا طرفہ یہ کہ چلتے چلاتے کچھ صدقے کے اونٹ بھی لوٹتا گیا۔ دوسرے سال آنحضرت عمرہ کے واسطے مکہ کو چلے جب وادی تنعیم میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ حلہ کندی انہی اونٹوں کی گردنوں میں سنہرے پٹے ڈال کر خانہ کعبہ کو چلا ہے اصحاب نے چاہا کہ اسکو قتل کر کے اونٹوں کو چھین لیں آپ نے منع کیا اصحاب نے عرض کی ہم ایام جاہلیت میں ایسا اکثر ایسا کیا کرتے تھے تب آیت نازل ہوئی۔

تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ

تو تم اُن سے تو ڈرو ہی نہیں بلکہ صرف مجھی سے ڈرو آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور

دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ

تم پر اپنی نعمت پوری کر دی - اور تمہارے (اس) دین اسلام کو پسند کیا - پس

الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ

جو شخص بھوک میں مجبور ہو جائے (اور) گناہ کی طرف مائل بھی نہ ہو (اور کوئی چیز کھالے)

مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

تو خدا بے شک بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ

(اے رسول) تم سے لوگ پوچھتے ہیں کہ کون (کونسی) چیزیں ان کیلئے حلال کی گئی ہے تم (انسے) کہدو کہ تمہارے

الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ

لئے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئیں اور شکاری جانور جو تم نے شکار کے لئے سدھا رکھے ہیں اور

تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۡ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ

جو (طریقے) خدا نے تمہیں بتائے ہیں ان میں سے کچھ تم نے ان جانوروں کو بھی سکھایا ہو تو یہ شکاری

عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ

جانور جس شکار کو تمہارے لئے پکڑ رکھیں اسکو (بے تامل) کھاؤ اور (جانور کو چھوڑتے وقت) خدا کا نام لے لیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو

اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ

(کیونکہ) آخر میں تو شک ہی نہیں کہ خدا بہت جلد حساب لینے والا ہے - آج تمام پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال کی

الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۖ

گئیں اور اہل کتاب کی (خشک[1] چیزیں) گیہوں (وغیرہ) تمہارے لئے حلال ہیں اور تمہاری خشک چیزیں

وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ

گیہوں (وغیرہ) ان کیلئے حلال ہیں اور آزاد پاک دامن عورتیں اور ان لوگوں میں کی آزاد پاکدامن

حضرت علیؑ کی ولیعہدی

[1] جب حضرت رسول آخری حج سے فارغ ہو کر مدینہ کو واپس چلے تو راستہ میں اٹھارھویں ذی الحجہ کو غدیر خم میں تاکیدا یہ حکم نازل ہوا کہ لوگوں سے نہ ڈرو اور جو حکم ہم نے تمہارے پاس بھیجا ہے پہنچا دو آپ نے فوراً لوگوں کو روکا اور مجمع کثیر کے سامنے ایک خطبہ طولانی کے بعد حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا "من کنت مولاہ فعلی مولاہ - اللھم وال من والاہ و عاد من عاداہ وانصر من نصرہ و اخذل من خذلہ" میں جس کا حاکم ہوں اُس کا علیؑ حاکم ہے خدایا! جو اسے دوست رکھے اسے دوست رکھ اور جو اسے دشمن رکھے اسے دشمن رکھ اور جو اسکی مدد کرے اُس کی مدد کر اور جو اسے ذلیل کرے اُسے ذلیل کر) اسکے بعد لوگوں نے مبارکباد دی۔ چنانچہ حضرت عمر نے بھی کہا اے علیؑ مبارک ہو کہ تم ہمارے اور کل مومن و مومنہ کے حاکم ہوتے دیکھو مشکوٰۃ - جب یہ سب ہو چکا تو حضرت جبرئیلؑ آیت لیکر نازل ہوئے - دیکھو تفسیر درمنثور ملا جلال الدین سیوطی جلد ۲ صفحہ ۲۰۹ سطر ۴ و ۵ مطبوعہ مصر ۱۳

[1] تاریخ و احادیث (باقی حاشیہ آئندہ)

مشرکین کی خشک چیزیں پاک ہیں

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ

عورتیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی جا چکی ہے جب تم

اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ

ان کو ان کے مہر دیدو (اور) پاکدامنی کا ارادہ کرو نہ تو کھلم کھلا زنا کاری کا

وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ

اور نہ چوری چھپے سے آشنائی کا اور جس شخص نے ایمان سے انکار کیا

فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۠ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

تو اس کا سب کیا (دھرا) اکارت ہو گیا اور (لطف تو یہ ہے کہ) آخرت میں بھی وہی گھاٹے میں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ

رہے گا اے ایماندارو جب تم نماز کے لئے آمادہ ہو تو اپنے مُنہ اور

فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ

کہنیوں تک ہاتھ دھو لیا کرو اور اپنے سروں کا

وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۭ

اور ٹخنوں تک پاؤں لہ کا مسح کر لیا کرو اور اگر

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ

تم حالت جنابت میں ہو تو تم طہارت (غسل) کر لو (ہاں) اور اگر تم بیمار ہو یا سفر

عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ

میں ہو یا تم میں سے کسی کو پائخانہ نکل آئے یا عورتوں سے ہمبستری کی ہو اور تمکو

النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا

پانی نہ مل سکے تو پاک خاک سے تیمم کر لو (یعنے دونوں ہاتھ مار کر) اس سے اپنے

فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۭ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ

مُنہ اور اپنے ہاتھوں کا مسح کر لو (دیکھو تو خدا نے کیسی آسانی کر دی) خدا

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) سے ثابت ہوتا ہے کہ طعام سے مراد یہاں خشک میوے خشک چیزیں ہیں تر چیزیں مراد نہیں ہو سکتیں کیونکہ یہ لوگ یقینی مشرک ہیں اور مشرکین کی نجاست کو خدا کھلے لفظوں میں فرما چکا ہے انما المشرکون نجس ۔ اور اس آیت کے نازل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کی طرح عرب کے مسلمان بھی بت پرستوں سے میل جول اور اہل کتاب سے اجنبیت کی وجہ سے عموماً کفار سے ہم پیالہ و ہم نوالہ رہتے اور اہل کتاب سے پرہیز کرتے اور جو غلہ میوہ وغیرہ یہ لوگ باہر سے تجارت کے واسطے لاتے اسے بھی نہ خریدتے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور سمجھا دیا کہ نجاست میں دونوں برابر ہیں مگر خشک چیزیں لینے میں اہل کتاب سے کچھ مضائقہ نہیں جس طرح اور کفار سے کچھ حرج نہیں

لہ امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس آیت میں اختلاف ہے کہ پاؤں کا مسح کرنا چاہئے یا دھونا قفال نے اپنی تفسیر میں ابن عباس، انس بن مالک، عکرمہ، شعبی اور ابو جعفر محمد بن علی باقر سے روایت کی ہے کہ مسح واجب ہے اور یہی شیعوں کا مذہب ہے اور اکثر علماء و مفسرین کا مذہب ہے کہ دھونا واجب ہے دیکھو تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۳۸۰ سطر ۳۸ مطبوعہ مصر ۱۲

لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ

تو یہ چاہتا ہی نہیں کہ تم پر کسی طرح کی تنگی کرے بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ پاک و پاکیزہ

وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَاذْكُرُوْا

کردے اور تم پر اپنی نعمت پوری کردے تاکہ تم شکر گذار بن جاؤ اور جو

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ

احسانات خدا نے تم پر کئے ہیں انکو اور اس عہد (و پیمان) کو یاد کرو جسکا تم سے پکا اقرار

اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

لے چکا ہے جب تم نے یہ کہا تھا کہ ہم (احکام خدا کو) سنا اور (دل سے) مان لیا اور خدا سے ڈرتے رہو

عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کیونکہ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ خدا دلوں کے بھید سے بھی باخبر ہے اے ایمانداروں خدا (کی خوشنودی)

كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَاۗءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ

کے لئے انصاف کے ساتھ گواہی دینے کے لئے تیار رہو اور تمہیں کسی قبیلے

شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓي اَلَّا تَعْدِلُوْا ۭ اِعْدِلُوْا ۣ هُوَ اَقْرَبُ

کی عداوت اس جرم میں نہ پھنسوا دے کہ تم ناانصافی کرنے لگو (خبردار) بلکہ تم

لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

(ہر حال میں) انصاف کرو یہی پرہیزگاری سے بہت قریب ہے اور خدا سے ڈرو کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ

(اچھا یا برا) خدا اسے ضرور جانتا ہے اور جن لوگوں نے (ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام (بھی) کئے۔

مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا

خدا نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ ان کیلئے (آخرت میں) مغفرت اور بڑا ثواب ہے، اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری

بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

آیتوں کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں۔ اے ایمان دارو

انصاف کے ساتھ گواہی دو

اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ

خدا نے جو ۱؎ احسانات تم پر کئے ہیں ان کو یاد کرو (خصوصاً) جس وقت ایک قبیلہ

اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ

نے تم پر دست درازی کا ارادہ کیا تھا تو خدا نے انکے ہاتھوں کو تم (تک پہنچنے) سے روک

عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

رکھا اور خدا سے ڈرتے رہو اور مومنین کو خدا ہی پر بھروسہ

الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ

رکھنا چاہیئے اور اس میں بھی شک نہیں کہ خدا نے بنی اسرائیل سے (بھی ایمان

اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ

کا) عہد و پیمان لے لیا تھا اور ہم (خدا) نے ان میں کے بارہ سردار ۲؎ (انپر) مقرر کئے اور خدا نے

اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ

بنی اسرائیل سے فرمایا تھا کہ میں تو یقیناً تمہارے ساتھ ہوں اگر تم بھی پابندی سے نمازیں پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو

وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ

اور ہمارے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور ان کی مدد کرتے رہو اور خدا (کی خوشنودی) کے واسطے

قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ

(لوگوں کو) قرض حسنہ دیتے رہو تو میں بھی تمہارے گناہ تم سے ضرور دور کروں گا اور تم کو

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ

بہشت کے ان (ہرے بھرے) باغوں میں جا پہنچاؤنگا جنکے (درختوں کے) نیچے نہریں جاری ہیں پھر

ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ فَبِمَا

تم میں سے جو شخص اسکے بعد بھی انکار کرے ۳؎ تو یقیناً وہ راست سے بھٹک گیا

نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ

ہم نے ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ان پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو (گویا) ہم نے

۱؎ ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت رسول غطفان کی لڑائی میں بنی ثعلبہ کی طرف متوجہ ہوتے تو وہ لوگ اپنے سردار و عشور سمیت قلعہ میں جا ٹھہرے اور آپ اپنے اصحاب لشکر سے علیحدہ ہو کر ایک درخت کے نیچے تکیہ لگا کر جا بیٹھے اور پسینے سے ترشدہ کپڑوں کو خشک ہونے کے واسطے درخت پر ڈالدیا عربوں کو یہ حالت دیکھ کر جرأت ہوئی اور دعثور ننگی تلوار لئے ہوئے حضرت کے قریب آ پہنچا اور بے ادبانہ کہنے لگا اس وقت آپکو میری تلوار سے کون بچا سکتا ہے آپ نے فرمایا خدا۔ اسی وقت حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور اس زور سے اسکے سینہ پر مارا کہ تلوار اسکے ہاتھ سے چھوٹ گئی آپنے فوراً اس کی تلوار اٹھائی اور اسکے سر پر جا پہنچے اور فرمایا اب تجھے تجھ سے کون بچا سکتا ہے وہ بولا بیشک آپکو کوئی روک نہیں سکتا۔ آپنے اسکی درگذر کی یہ دیکھ کر وہ فوراً مسلمان ہو گیا اور اپنی قوم سے کہا کہ تم بھی مسلمان ہو جاؤ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

۲؎ جس طرح بنی اسرائیل کے بارہ سردار تھے اسی طرح اس امت کے بھی بارہ سردار و امام ہیں چنانچہ صحیح بخاری و مسلم میں منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تک میرے بارہ خلیفہ نہ ہو لیں گے دنیا قائم رہے گی۔ اور وہ بارہ امام ہیں۔ ۱۲

۳؎ جب فرعون ڈوب مرا اور بنی اسرائیل کو مصر کی سلطنت ملی تو حکم ہوا کہ ارض مقدس میں قوم عمالقہ سے لڑو تو تم کو ایسے ہزار شہر مل جائیں گے کہ ہر ایک میں ایک ایک ہزار باغات ہیں غرض حضرت موسیٰ نے بارہ قبیلوں میں سے ہر قبیلہ کا ایک شخص کو سردار بنا کر کوچ کیا وہ بارہ سردار عمالقہ کی تلاش میں جا رہے تھے کہ ان میں سے ایک شخص کی عوج بن عوق سے ملاقات ہوئی جس کا تین ہزار تین سو تین گز کا قد تھا اور بروایتے تین لاکھ تیس ہزار تیس گز کا اور ابر سے بھی اسکا سر سینہ بابر نکلا رہتا۔ ابر سے پانی نچوڑ کر استعمال کرتا۔ سمندر سے مچھلی نکال کر آفتاب سے بھون لیتا۔ طوفان نوح کا پانی جو پہاڑوں سے بھی چار سو گز اونچا تھا اسکی پنڈلی (بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۴ پر)

قَسِيَةً ۚ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا

خود سخت بنا دیا (کہ ہمارے) کلمات کو انکے اصلی معنوں سے بدلکر دوسرے معانی میں استعمال کرتے ہیں اور جن

مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ

جن باتوں کی انھیں نصیحت کی گئی تھی انمیں سے ایک بڑا حصہ بھلا بیٹھے اور (اے رسول) اب تو تم ان میں چند

اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۚ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ

آدمیوں کے سوا ایک نہ ایک کی خیانت پر برابر مطلع ہوتے رہتے ہو تو تم ان (کے قصور) کو معاف کرو اور (ان سے)

يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا

درگذر کرو کیونکہ خدا احسان کرنیوالوں کو ضرور دوست رکھتا ہے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نصرانی ہیں ان سے (بھی)

نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا

ہمنے (ایمان کا) عہد (و پیمان) لیا تھا مگر جن جن باتوں کی انھیں نصیحت کی گئی تھی انمیں سے ایک بڑا

بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى

حصہ (رسالت محمدؐ) بھلا بیٹھے تو ہمنے بھی (اسکی سزا میں) قیامت تک انمیں باہم عداوت و دشمنی

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا

کی بنیاد ڈالدی [۱۵] اور خدا انھیں بہت جلد (قیامت کے دن) بتا دے گا کہ وہ کیا کیا

يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلُنَا

کرتے تھے ، اے اہل کتاب تمھارے پاس ہمارا پیغمبر (محمدؐ) آچکا جو کتاب

يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ

(خدا) کی ان باتوں میں سے جنھیں تم چھپایا کرتے تھے بہتیری تو صاف صاف بیان کردے گا

وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۭ قَدْ جَاۗءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ

اور بہتیری (عمداً) درگذر کرے گا تمھارے پاس تو خدا کی طرف سے ایک چمکتا (ہوا) نور اور

كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ

صاف صاف بیان کرنے والی کتاب (قرآن) آچکی جو لوگ خدا کی خوشنودی کے پابند ہیں ان کو

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۳) تک آیا تھا اور اسکی عمر تین ہزار برس کی تھی۔ غرض جب اس نے ان لوگوں کو دیکھا تو باوجودیکہ یہ لوگ بھی چالیس گز کے تھے مگر انکی پست قدری سے اسکو سخت تعجب ہوا اور اسنے ان لوگوں کو اپنے دامن میں لگا کر میں باندھ لیا اور اپنی ماں کے پاس ڈالدیا جس کا نام عوق تھا اور اس کی ایک انگلی تیس گز کی تھی اور کہنے لگا دیکھو یہ لوگ ہم سے کتنے آتے ہیں اسکی ماں نے کہا انکو مارو نہیں بلکہ چھوڑ دو کہ ہمارا حال اپنے لشکر سے بیان کریں اور اپنے پاؤں چھڑائیں جب یہ لوگ باغ میں گئے تو ایک ایک انار اتنا بڑا دیکھا کہ اُسکے چھلکے میں پانچ آدمی سما سکیں خلاصہ یہ لوگ حضرت موسےٰ کے پاس آئے اور سارا قصہ پیچھے سے بیان کر دیا حضرت موسےٰ نے انکو لڑنے کی ترغیب دی اور لشکر لیکر چل پڑے جب عوج نے سنا تو پہاڑ کا ایک ٹکڑا اپنے سر پر لیکر سارے لشکر کو تباہ کر دینے کے ارادہ سے چلا خدا کی شان ایک جانور نے جسے کے ٹکڑے سے پتھر میں سوراخ کر دیا کہ وہ پتھر اُسکے گلے کا طوق ہو گیا اور کسی طرح نہ نکل سکا حضرت موسیٰ یہ دیکھ کر خوشی میں بڑھے اور اچھل کر ایک عصا مارا اور باوجودیکہ حضرت موسےٰ خود چالیس گز کے تھے، چالیس گز کا عصا تھا اور چالیس گز اچھلے اس پر بھی اُسکے ٹخنے تک پہنچے۔ غرض وہ گرا اور بنی اسرائیل نے تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اسکے بعد حضرت موسیٰ نے چند ہمت دلائی مگر بنی اسرائیل کی بزدلی نے آگے بڑھنے نہ دیا اور اپنے ملک کو واپس آئے۔ ایک روایت میں ہے کہ تین ہزار برس تک دریائے نیل پر اسکے پاؤں کی ہڈی کا پل بنا رہا۔ واللہ اعلم بالصواب (حاشیہ صفحہ ۱۷۴) یہ بھی قرآن کی ایک اعلےٰ درجہ کی پیشینگوئی ہے جس کو تیرہ سو برس گزرنے پر بھی ہم اپنے زمانہ میں پاتے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ اہل یورپ کل عیسائی دنیا کی تمام اقوام پر غالب ہیں مگر انگلستان، فرانس، روس، اٹلی، امریکہ اور آسٹریا میں ہر ایک دوسرے کا جانی دشمن اور خون کا پیاسا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ
تو اسکے ذریعہ سے اہ نجات کی ہدایت کرتا ہے اور اپنے حکم سے (کفر کی تاریکی سے نکالکر ایمان
بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾ لَقَدْ كَفَرَ
کی) روشنی میں لاتا ہے اور انھیں راہ راست پر پہنچا دیتا ہے جو لوگ اسکے
الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ قُلْ
قائل ہیں کہ مریم کے بیٹے مسیح بس خدا ہیں وہ ضرور کافر ہو گئے (اے رسول)
فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ
ان سے پوچھو تو کہ بھلا اگر خدا مریم کے بیٹے مسیح اور ان کی ماں کو اور جتنے لوگ
الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ
زمین میں ہیں سب کو مار ڈالنا چاہے تو کون ایسا ہے جس کا خدا سے کچھ بھی زور
جَمِيْعًا ۭ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ
چلے (اور روک دے) اور سارے آسمان اور زمین اور جو کچھ بھی انکے درمیان میں ہے سب
يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَ
خدا ہی کی سلطنت ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور خدا تو ہر چیز پر قادر ہے اور
قَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّاۗؤُهٗ ۭ
یہودی اور نصرانی تو کہتے ہیں کہ ہم ہی خدا کے لہ بیٹے اور اسکے چہیتے ہیں (اے رسول
قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ
ان سے) تم کہو کہ (اگر ایسا ہے) تو پھر تمھیں تمھارے گناہوں کی سزا کیوں دیتا ہے (تمھارا یہ خیال
خَلَقَ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَلِلّٰهِ
لغو ہے) بلکہ تم بھی اسکی مخلوقات سے ایک بشر ہو خدا جسے چاہے گا بخشدیگا اور جسکو چاہیگا سزا
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۡ وَاِلَيْهِ
دیگا آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے سب خدا ہی کا ملک ہے اور (اسکو اسی

لہ یہودیوں اور نصرانیوں کی یہ لن ترانیاں ہمیشہ کی ہیں کہ ہم لوگوں کو جہنم کی آگ چند روزوں کے سوا چھوئے گی بھی نہیں۔ کیونکہ خدا نے حضرت یعقوبؑ کو وحی کی تھی کہ تیرے فرزند میرے فرزند ہیں انکو چالیس روز سے زیادہ دوزخ میں نہ رکھونگا تاکہ آگ ان کے گناہوں کو جلا دے اور وہ پاک ہو جائیں خدا نے اسکے جواب میں فرمایا کہ اگر ایسا ہے تو پھر تمھاری طرح طرح کی سزائیں کیوں ہوئیں۔ ۱۲۱۲

الْمَصِيرُ ﴿۱۸﴾ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ

کی طرف لوٹ کے جانا ہے اے اہل کتاب جب پیغمبروں کی آمد میں بہت دن کا ناغہ ہوئی تو ہمارا

لَكُمْ عَلَىٰ فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ أَنْ تَقُولُوا مَا جَاءَنَا

رسول تمہارے پاس آیا جو احکام خدا کو صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم کہیں نہ کہہ بیٹھو کہ ہمارے پاس تو

مِن بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ فَقَدْ جَاءَكُم بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ ۗ

نہ کوئی خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا (پیغمبر) آیا نہ (عذاب خدا سے) ڈرانیوالا اب تو یہ نہیں کہہ سکتے کیونکہ

وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۱۹﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ

یقیناً تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا (پیغمبر) آگیا اور خدا ہر چیز پر قادر ہے (اے رسول انکو وہ وقت یاد

يَا قَوْمِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ

دلاؤ) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے میری قوم جو نعمتیں خدا نے تمکو دی ہیں انکو یاد کرو اسلئے

أَنبِيَاءَ وَجَعَلَكُم مُّلُوكًا ۖ وَآتَاكُم مَّا لَمْ يُؤْتِ أَحَدًا

کہ اس نے تمہیں لوگوں سے بہتیرے پیغمبر بنائے اور تم ہی لوگوں کو بادشاہ ۱۲ (بھی) بنایا اور تمہیں وہ وہ نعمتیں دیں

مِّنَ الْعَالَمِينَ ﴿۲۰﴾ يَا قَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ

جو ساری خدائی میں کسی ایک کو بھی تو نہ دیں اے میری قوم (شام کی) اس مقدس زمین میں جاؤ جہاں

الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوا عَلَىٰ

خدا نے تمہاری تقدیر میں (حکومت) لکھ دی ہے اور (دشمن کے مقابلہ میں) پیٹھ نہ پھیرو (کیونکہ)

أَدْبَارِكُمْ فَتَنقَلِبُوا خَاسِرِينَ ﴿۲۱﴾ قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِنَّ

اس میں تو تم خود الٹا گھاٹا اٹھاؤ گے وہ لوگ کہنے لگے کہ ۱۳ اے موسیٰ

فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ ۖ وَإِنَّا لَن نَّدْخُلَهَا حَتَّىٰ

اس ملک میں تو بڑے زبردست (سرکش) لوگ رہتے ہیں اور جبتک وہ لوگ اسمیں سے نکل نہ جائیں ہم تو اسمیں

يَخْرُجُوا مِنْهَا ۖ فَإِن يَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِنَّا دَاخِلُونَ ﴿۲۲﴾

کبھی پاؤں بھی نہ رکھیں گے۔ ہاں اگر وہ لوگ خود اس میں سے نکل جائیں تو البتہ ہم ضرور جائینگے

۱۲ چنانچہ اس نے ایک ہزار سات سو برس کے عرصہ میں ایک ہزار پیغمبر بھیجے۔ ۱۲

۱۳ یعنی تم میں سے بعض کو بادشاہ بنادیا اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ پہلے یہ لوگ غلام بنے ہوئے تھے اور اب خدا نے ان کو قبطیوں کے بڑے بڑے محلوں میں جن میں نہریں جاری تھیں جگہ دی یہ بھی تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا۔ ۱۲

۱۴ حضرت موسیٰ کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی۔ بیس برس حکومت فریدوں کے زمانہ میں گذرے اور سو برس منوچہر کی سلطنت میں۔ ۱۲

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا

(مگر) وُہ آدمی (یوشع کالب) جو (خدا کا) خوف رکھتے تھے (اور) جن پر خدا نے خاص اپنا فضل و

ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ

کرم کیا تھا بیدھڑک بول اُٹھے کہ (اے) اُنپر حملہ کر کے بیت المقدس کے پھاٹک میں تو گھس پڑو پھر (دیکھو تو یہ ایسے کودے ہیں کہ)

غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۳﴾

کہ ادھر تم پھاٹک میں گھسے اور (یہ سب بھاگ کھڑے ہوئے اور) تمہاری جیت ہو گئی اور اگر تم سچے ایماندار ہو تو خدا ہی پر بھروسہ رکھو

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا

وُہ کہنے لگے اے موسیٰ (چاہے) جو کچھ ہو جبتک وُہ لوگ اسمیں ہیں ہم تو اسمیں ہرگز (لاکھ برس) پاؤں نہ رکھیں

فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا

گے ہاں تم جاؤ اور تمہارا خدا (جائے) اور دونوں (جاکے) لڑو ہم تو یہیں جمے

قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ

بیٹھے ہیں (تب موسیٰ نے عرض کی خداوندا تو خوب واقف ہے کہ اپنی ذات خاص اور

وَاَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۵﴾

اپنے بھائی کے سوا کسی پر میرا قابو نہیں بس اب ہمارے اور ان نافرمان لوگوں کے درمیان جدائی ڈالدے

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ

(ہمارا انکا ساتھ نہیں ہو سکتا) خدا نے فرمایا (اچھا) تو انکی سزا یہ ہے کہ چالیس برس تک وہاں کی حکومت

فِى الْاَرْضِ ۗ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ ع

نصیب نہ ہو گی اور اس مدت دراز تک یہ لوگ (مصر کے جنگل میں سرگردان رہینگے تو پھر تم ان بدچلن بندوں پر افسوس نہ کرنا

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا

(اے رسول تم ان لوگوں سے آدم کے دو بیٹوں ہابیل قابیل کا سچا قصہ بیان کرو کہ جب ان دونوں نے خدا کی

فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۭ

درگاہ میں نیازیں چڑھائیں تو انمیں سے ایک ہابیل کی (نذر تو) قبول ہوئی اور دوسرے قابیل کی (نذر) نہ قبول ہوئی تو

۱ جس زمین میں بنی اسرائیل اس بیر پھیر میں مبتلا ہوئے وہ صرف پندرہ کوس تھی اور تمام دن چلتے چلتے جب شام کو قیام کیا تو معلوم ہوا کہ ہم صبح کو جہاں سے چلے تھے پھر وہیں پہنچ گئے غرض وُہ لوگ ہر چند کوشش کرتے رہے مگر اس چھوٹے سے ٹکڑے سے خدا کی نافرمانی کی سزا میں چالیس برس تک نہ نکلنا تھا نہ نکلے یہانتک کہ حضرت موسیٰؑ نے وہیں قضائی ۱۲

۲ یہ دونوں حضرت آدمؑ کے بیٹے تھے مگر قابیل بڑا تھا اور ہابیل چھوٹے حضرت آدمؑ نے ہابیل کی پرہیزگاری و قابلیت کی وجہ سے انہی کو اپنا وصی بنانا چاہا اور اسم اعظم کا بتا دینا بھی یہ سنکر قابیل کے دل میں رشک حسد کی آگ بھڑک اٹھی اور اپنے باپ سے گستاخانہ کہنے لگا، جانشینی کا تو مجھے حق ہے حضرت آدمؑ نے قصہ چکانے کی غرض سے فرما دیا، کہ تم دونوں خدا کی بارگاہ میں اپنی اپنی نذریں چڑھاؤ جس کی نذر قبول ہوگی وہی مستحق سمجھا جائے گا غرض ہابیل جو بکریاں چرایا کرتے تھے ایک خوب موٹا تازہ بچہ، کچھ دودھ کچھ مکھن پہاڑ پر جاکر رکھ آئے اور قابیل کھیتی کرتا تھا، غصہ میں کچھ بالیاں سوکھی اور خراب لے کر رکھ آیا اسکے بعد حسب دستور آسمان سے آگ کا ایک شعلہ اترا اور ہابیل کی نذر کو کھا گیا اور قابیل کی نذر جوں کی توں پڑی رہ گئی قابیل کو یہ دیکھ کر اور رشک و حسد پیدا ہوا اور اس نے ہابیل کو مار ڈالا۔ ۱۲

قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۭ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ
(مارے حسد کے ہابیل سے) کہنے لگا میں تو تجھے ضرور مار ڈالونگا اسنے جواب دیا کہ (بھائی) اسمیں اپنا کیا بس ہے خدا تو
الْمُتَّقِيْنَ ۝ لَىِٕنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ
صرف پرہیزگاروں کی (نذر) قبول کرتا ہے اگر تم میرے قتل کے ارادے سے میری طرف اپنا ہاتھ بڑھاؤ گے (تو خیر بڑھاؤ) (مگر)
اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ
میں تو تمہارے قتل کے خیال سے اپنا ہاتھ بڑھانے والا نہیں (کیونکہ) میں تو اس خدا سے
اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنِّىْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ
جو سارے جہان کا پالنے والا ہے ضرور ڈرتا ہوں میں تو ضرور یہ چاہتا ہوں کہ میرے گناہ
بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَ
اور تیرے گناہ دونوں تیرے سر جائیں تو تو (اچھا خاصا) جہنمی بن جائے اور ظالموں کی تو یہی
ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ
سزا ہی ہے پھر تو اسکے نفس نے اپنے بھائی کے قتل پر اسے بھڑکا ہی دیا آخر اس
قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝
(کمبخت نے) اس کو مار ہی ڈالا تو گھاٹا اٹھانیوالوں سے ہو گیا (تب اسے فکر ہوئی کہ
فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ
لاش کو کیا کرے) تو خدا نے ایک کوے کو بھیجا کہ وہ زمین کو کریدنے لگا تاکہ اسے (قابیل کو) دکھا دے کہ
كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ۭ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى
اسے اپنے بھائی کی لاش کیونکر چھپانی چاہیئے (یہ دیکھکر) وہ کہنے لگا! ہائے افسوس کیا
اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ
میں اس سے عاجز ہوں کہ اس کوے کی برابری کر سکوں (بلا سے یہ بھی ہوتا) تو اپنے بھائی
سَوْءَةَ اَخِيْ ۭ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ۝ ۳۱
کی لاش چھپا دیتا الغرض وہ (اپنی حرکت سے) بہت پچھتایا لہ اسی سبب سے تو

لہ قابیل تو نذر نامنظور ہونے کی وجہ سے حسد کی آگ میں جل ہی رہا تھا اور اس تاک میں تھا کہ ہابیل کو کیونکر قتل کرے آخر جب حضرت آدمؑ حج کی غرض سے مکہ گئے تو اسکو موقع ملا ہابیل ایک دن جنگل میں سو رہے تھے کہ اس نے شیطان کی تعلیم سے پتھر سے انکا سر کچل دیا۔ ملنے کو تو مارا مگر چونکہ یہ دنیا میں پہلی موت تھی کسی کو بھی اسکی سمجھ میں نہ آیا کہ کیونکر چھپائے آخر اسے مدتوں لاد لادے پھرا یہانتک کہ اس میں سے بدبو پھیلی اور درندوں نے اس پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا اس وقت خدا نے دو کوے بھیجے اور ایک کوے نے دوسرے کوے کو مار ڈالا۔ پھر اس نے اپنی چونچ سے گڑھا کھود کر دفن کیا تب قابیل نے بھی ایسا ہی کیا۔ جب حضرت آدمؑ کو معلوم ہوا تو آپ نے اس زمین پر بھی لعنت کی جو ہابیل کا خون پی گئی تھی اسی وجہ سے اسکے بعد سے اب تک زمین خون نہیں چوستی۔ غرض حضرت آدمؑ تو گریہ و زاری میں مشغول ہوئے آخر خدا نے ان کا نعم البدل حضرت شیثؑ کو عطا کیا اور یوں انکا دل ٹھنڈا ہوا اور قابیل راندۂ درگاہ ہوا اور لعنت کا مارا عدن پہنچا اور شیطان کی تعلیم سے آتش پرست بنا اور دنیا بھر کی بری باتوں میں مشغول ہوا یہانتک کہ سخت سے سخت سزا میں مبتلا ہوا۔ اور جب طوفان نوحؑ آیا تو اس کی تمام اولاد کا خاتمہ ہو گیا۔ اور صرف حضرت شیثؑ کی اولاد دنیا میں باقی رہی۔ ۱۲-۱۲ ۱۲

قتل کے گناہ کا ثبوت

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ

ہم نے بنی اسرائیل پر واجب کر دیا تھا کہ جو شخص کسی کو

مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ

نہ جان کے بدلے میں نہ ملک میں فساد پھیلانے کی سزا میں (بلکہ

فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ

ناحق) قتل کر ڈالے گا تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کر ڈالا اور جس نے ایک آدمی کو جلا لیا تو گویا اس نے

اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَقَدْ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا

سب لوگوں کو جلا لیا اور ان (بنی اسرائیل) کے پاس تو ہمارے پیغمبر (کیسے کیسے)

بِالْبَيِّنٰتِ ۡ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي

روشن معجزے لیکر آچکے ہیں (مگر) پھر اسکے بعد بھی یقیناً ان میں سے بہتیرے زمین میں زیادتیاں

الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝ اِنَّمَا جَزٰۗؤُا الَّذِيْنَ

کرتے رہے جو لوگ خدا اور اسکے رسول سے لڑتے بھڑتے ہیں (اور احکام کو) نہیں

يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ

مانتے ہیں اور فساد پھیلانے کی غرض سے ملکوں - (ملکوں) دوڑتے پھرتے ہیں انکی سزا بس

فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ

یہی ہے کہ (چن چن کر) یا تو مار ڈالے جائیں یا انہیں سولی دیدی جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں[1] الٹے پھیر

وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ۭ

کے (ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پاؤں) کاٹ ڈالے جائیں یا انہیں (اپنے وطن کی) سرزمین

ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ

سے شہر بدر کر دیا جائے یہ رسوائی تو انکی دنیا میں ہوئی اور پھر آخرت میں تو ان کے لئے بہت

عَظِيْمٌ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا

بڑا عذاب ہی ہے مگر (ہاں) جن لوگوں نے اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ توبہ

[1] ہجرت کے چھٹے سال بنی عکل کے کچھ لوگ بیمار ہو کر حضرت رسول کریم کی خدمت میں آئے آپ نے حکم دیا کہ تم لوگ یہیں ٹھہرو جب تمہیں صحت ہو گی تو لشکر میں بھیجدیا جائے گا ان لوگوں نے آب و ہوا کی ناموافقت کا عذر کر کے رخصت ہونا چاہا آپ نے انکو جہاں صدقہ کے اونٹ چرائی پر تھے بھیج دیا۔ یہ لوگ وہاں اونٹوں کا پیشاب اور غذا میں اونٹنیوں کا دودھ پیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب بھلے چنگے ہوتے تو اونٹوں کے نگہبانوں میں سے تین آدمیوں کو بری طرح مار کر سب اونٹ ہنکا کر لے گئے جب یہ خبر حضرت تک پہنچی تو حضرت علیؓ کو چند آدمیوں کے ساتھ تعاقب کو بھیجا وہ لوگ جنگل میں جا چھپے۔ آخر حضرت علیؓ نے انہیں گرفتار کیا اور آپکے سامنے لائے ان ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳۴ يٰٓاَيُّهَا

کرلی تو (انکا گناہ) بخشدیا جائیگا کیونکہ) سمجھ لو کہ خدا بیشک بڑا بخشنے والا مہربان ہے اے ایماندارو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ

خدا سے ڈرتے رہو اور اس کے (تقرب کے) ذریعہ لہ کی جستجو میں رہو

وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۳۵ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ اس میں شک نہیں

كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ

کہ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے پاس زمین میں جو کچھ (مال خزانہ) ہے (وہ) سب بلکہ اتنا اور

مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ

بھی اُسکے ساتھ ہو کہ روز قیامت کے عذاب کا اسے معاوضہ دیدیں (اور خود بچ جائیں) تب بھی)

مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۳۶ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا

انکا یہ معاوضہ قبول نہ کیا جائیگا اور انکے لئے دردناک عذاب ہے وہ لوگ تو چاہیں گے کہ کسی طرح جہنم کی

مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ

آگ سے نکل بھاگیں مگر وہاں سے تو وہ نکل ہی نہیں سکتے اور اُنکے لئے تو دائمی عذاب

مُّقِيْمٌ ۝۳۷ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا

ہے۔ اور چور خواہ مرد ہو یا عورت تم ان کے کرتوت کی

جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ

سزا میں انکا (داہنا) ہاتھ کاٹ لہ ڈالو یہ (انکی سزا) خدا کیطرف سے ہے اور خدا (تو) بڑا زبردست

حَكِيْمٌ ۝۳۸ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ

حکمت والا ہے۔ ہاں جو اپنے گناہ کے بعد توبہ کرلے اور اپنے چال چلن درست کرلے تو بیشک

فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳۹

خدا بھی اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے کیونکہ خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

لہ ذریعہ سے مراد خدا کی رضامندی اور اس کی نازل کی ہوئی بلا پر صبر کرنا ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ ذریعہ سے مراد آئمہ اہلبیتؑ ہیں اور یہی قرین قیاس ہے۔ ۱۲۔ لہ اگر چوتھائی دینار سے کم کی چوری کی ہو تو حسب تجویز حاکم شریعت کی کوئی دوسری سزا ہوگی اور اگر اس سے زیادہ ہو تو داہنے ہاتھ کی انگلیاں کاٹی جائیں گی۔

چور کی سزا

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

(اے شخص) کیا تو نہیں جانتا کہ سارے آسمان و زمین (غرض دُنیا جہان) میں خاص خدا ہی کی حکومت

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى

ہے جسے چاہے عذاب کرے اور جسے چاہے معاف کردے اور خدا تو

كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۝ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ

ہر چیز پر قادر ہے اے رسول جو لوگ کفر کی طرف لپک کے چلے

الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا

جاتے ہیں تم ان کا غم نہ کھاؤ ان میں بعض تو ایسے ہیں کہ اپنے منہ سے (بے تکلف)

بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ

کہدیتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ انکے دل بے ایمان ہیں اور بعض یہودی ایسے ہیں

هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ

کہ (جاسوسی کی غرض سے) جھوٹی باتیں بہت (شوق سے) سنتے ہیں تاکہ کفار کے دوسرے گروہ کو

اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ

جو ابھی تک) تمہارے پاس نہیں آئے ہیں سنائیں۔ یہ لوگ (توریت کے) الفاظ کی انکے اصلی معانی

مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ

(معلوم ہونے) کے بعد بھی تحریف کرتے ہیں (اور لوگوں سے) کہتے ہیں کہ (یہ توریت کا حکم ہے) اگر محمد کی طرف سے

لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ

بھی تمہیں یہی حکم دیا جائے تو اسے مان لینا اور اگر یہ حکم تمکو نہ دیا جائے تو اس سے الگ ہی رہنا اور (اے رسول)

تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ

جسکو خدا خراب کرنا چاہتا ہے تو اسکے واسطے خدا سے تمہارا کچھ زور نہیں چل سکتا یہ لوگ تو وہی ہیں جنکے دلکو

اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖۚ وَّلَهُمْ فِي

خدا نے (گناہوں سے) پاک (کرنیکا ارادہ ہی نہیں کیا (بلکہ) انکے لئے تو دُنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں

ع ۳ تحریف علی الحروف جائز ہے

۵ خیبر کے یہودیوں میں سے دو شخصوں نے زنا محصنہ کیا مگر چونکہ یہ دونوں کے دونوں مالدار تھے اور علماء یہود کو ان کی رعایت کرنی منظور تھی۔ اگرچہ توریت میں زنا محصنہ کی یہی سزا تھی مگر ان لوگوں نے سنگسار نہ کیا اور اس فکر میں ہوئے کہ اگر اہل اسلام کے یہاں کوئی ہلکی سی سزا ہو تو مان لینا چاہیے اس کی ٹوہ لگانے کے واسطے بنی نضیر و بنی قریظہ سے جن سے مسلمانوں سے صلح تھی سلسلہ جنبانی کی اور وہ دونوں زانی و زانیہ مدینہ میں آپہنچے غرض جب یہ مقدمہ پیش ہوا تو آپ نے بھی وہی سنگساری کا حکم دیا یہ سُنکر تو وہ لوگ گھبرائے یہاں تک کہ وہ بولے کہ یہ حکم توریت کا نہیں ہے آخر ابن صوریا جوان کے یہاں کا بہت بڑا عالم تھا ثالث قرار پایا جب وہ آیا اور حضرت نے اس سے قسم دے کر پوچھا تو اس نے اقرار کیا کہ توریت کا یہی حکم ہے جو آپ نے فرمایا غرض وہ دونوں سنگسار کئے گئے اور علماء یہود کی کچھ پیش نہ گئی ان ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ

بھی ان کیلئے بڑا (بھاری) عذاب ہوگا یہ (کمبخت) جھوٹی باتوں کے بڑے (شوق سے) سننے والے

لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ

اور بڑے ہی حرام خور ہیں تو (اے رسول) اگر یہ لوگ تمہارے پاس (کوئی معاملہ لیکر) آئیں تو تمکو اختیار ہے خواہ انکے درمیان

وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ

فیصلہ کرو یا ان سے کنارہ کشی کرو اور اگر تم کنارہ کش رہو گے تو کچھ خیال نہ کرو یہ لوگ تمہارا ہرگز کچھ بگاڑ نہیں سکتے

فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾

اور اگر ان میں فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو کیونکہ خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ

اور جب جو انکے پاس توریت ہے اور اسمیں خدا کا حکم (موجود) ہے تو پھر تمہارے پاس فیصلہ کرانیکو کیوں آتے

يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾ ع

ہیں اور (لطف تو یہ ہے کہ) اسکے بعد پھر (تمہارے حکم سے) پھر جاتے ہیں اور (سچ تو یہ ہے کہ یہ لوگ ایماندار ہی نہیں

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ

ہیں بیشک ہم نے توریت نازل کی جس میں (لوگونکی) ہدایت اور نور (ایمان ہے) اسی کیمطابق خدا کے فرمانبردار

الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ

بندے (انبیائے بنی اسرائیل یہودیوں کو حکم دیتے رہے اور اللہ والے اور علماء (یہود) بھی کتاب خدا سے

بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا

(حکم دیتے تھے) جسکے وہ محافظ بنائے گئے تھے اور وہ اسکے گواہ بھی تھے پس (اے مسلمانو) تم لوگوں

تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ

سے (ذرا بھی) نہ ڈرو (بلکہ) مجھی سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے میں (دنیا کی دولت جو حقیقت بہت

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾

تھوڑی قیمت ہے) نہ لو اور سمجھ لو کہ جو شخص خدا کی نازل کی ہوئی (کتاب) کیمطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ کافر

یہودیوں کے ایک مقدمہ کا فیصلہ

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ

ہیں، اور ہم نے توریت میں یہودیوں پر یہ (حکم) فرض کر دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے

بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَ

بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے

السِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ

دانت اور زخم کے بدلے (ویسا ہی) برابر کا بدلہ (زخم) ہے پھر جو (مظلوم ظالم کی

بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ

خطا معاف کر دے تو یہ اسکے گناہوں کا کفارہ ہو جائیگا اور جو شخص خدا کی نازل کی ہوئی (کتاب) کے

هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ

موافق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں اور ہم نے انھیں پیغمبروں کے قدم بقدم مریمؑ کے بیٹے عیسیٰ کو

مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۖ وَاٰتَيْنٰهُ

چلایا اور وہ اس کتاب توریت کی بھی تصدیق کرتے تھے جو انکے سامنے (پہلے سے) موجود تھی اور

الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

ہمنے انکو انجیل (بھی) عطا کی جسمیں (لوگوں کے لئے) ہر طرح کی ہدایت تھی اور نور (ایمان) اور وہ اس کتاب

مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۶﴾ ؕ وَ

توریت کی جو وقت نزول انجیل (پہلے سے) موجود تھی تصدیق کرنیوالی اور پرہیزگاروں کی ہدایت و

لْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ

نصیحت تھی اور انجیل والوں (نصاریٰ) کو جو کچھ خدا نے اسمیں نازل کیا ہے اس کے مطابق حکم کرنا

لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ

چاہیئے اور جو شخص خدا کی نازل کی ہوئی (کتاب) کے موافق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ بدکار ہیں اور

اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

(اے رسول) ہمنے تم پر بھی برحق کتاب نازل کی کہ جو کتاب (اسکے پہلے سے) اسکے وقت میں موجود ہے

---

۱۵ جابرؓ نے حضرت رسولؐ سے روایت کی ہے کہ اگر کوئی بندہ تین کام کرے تو بہشت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہوگا اور حور العین اس کی زوجہ ہوگی اپنے قرض کو جو کسی کے ذمہ ہو معاف کر دے ۲ قاتل سے درگزر کرے ۳ ہر فریضہ کے دس بار قل ہو اللہ پڑھے۔ ۱۲

۱۶ ان آیات میں خدا نے یہودیوں اور عیسائیوں کی اس بات پر ملامت کی ہے کہ وہ لوگ یہودیت اور عیسائیت کے مدعی اور پھر اپنی کتابوں پر عمل نہیں۔ ع خود اصلاح زباں کے مدعی پھر بدزباں کیوں ہو؟ ۱۲

مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

اُس کی تصدیق کرتی ہے اور اسکی نگہبان (بھی) ہے تو جو کچھ تم پر خدا نے نازل کیا ہے اسی کے مطابق تم

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا

بھی حکم دو اور جو حق بات خدا کی طرف سے آچکی ہے اُس کو تو اُنکی خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرو اور

مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً

ہم نے تم میں سے ہر ایک کیواسطے (حسب مصلحت وقت) ایک ایک شریعت اور خاص طریقہ مقرر کر دیا اور اگر خدا چاہتا

وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا

تم سب کو ایک ہی (شریعت کی) امت بنا دیتا مگر (مختلف شریعتوں سے) خدا کا مقصود یہ تھا کہ جو کچھ تمہیں

الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

دیا ہے اسمیں تمہارا امتحان کرے پس تم نیکیوں میں (پکے) آگے بڑھ جاؤ اور یقین جانو کہ تم سب کو خدا ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے تب

فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

(اسوقت) جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے وہ تمہیں بتا دیگا اور (اے رسول) ہم پھر کہتے ہیں کہ جو احکام خدا نے نازل کئے

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْ

ہیں تم اسکے مطابق فیصلہ کرو اور انکی (بیجا) خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرو بلکہ تم ان سے بچتے رہو ایسا نہ ہو کہ کسی حکم سے جو خدا نے

بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ

تم پر نازل کیا ہے تمکو یہ لوگ بھٹکا دیں پھر اگر یہ لوگ تمہارے حکم سے منہ موڑیں تو سمجھ لو کہ (گویا) خدا ہی کی

اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ

مرضی ہے کہ انکے بعض گناہوں کی وجہ سے انھیں مصیبت میں پھنسا دے اور اسمیں تو شک نہیں کہ بہت سے لوگ

النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ

بدچلن ہیں کیا یہ لوگ (زمانہ) جاہلیت[1] کے حکم کی (تم سے بھی) تمنا رکھتے ہیں حالانکہ یقین کرنے

وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ ع ۷

والے لوگوں کے واسطے حکم میں خدا سے بہتر کون ہو گا۔

[1] چونکہ عرب میں قرآن مجید کے قبل کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی تھی، بلکہ سب سے پہلی آسمانی کتاب اُن کے لئے قرآن ہی ہے اس لئے اسلام کے قبل کے زمانہ کو زمانۂ جاہلیت کہتے ہیں۔ ۱۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى

اے ایمان دارو یہودیوں اور نصرانیوں کو اپنا سرپرست نہ بناؤ (کیونکہ)

اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ

یہ لوگ تمہارے مخالف ہیں مگر) باہم ایکدوسرے کے دوست ہیں اور یاد رہے کہ تم میں سے جس نے انکو اپنا

فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۵۱

سرپرست بنایا پھر وہ بھی انہیں لوگوں میں ہو گیا بیشک خدا ظالم لوگوں کو (راہ راست پر نہیں لاتا تو اے رسول)

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ

جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے تم انہیں دیکھو گے کہ انہیں میں دوڑ دوڑ کے ملے جاتے ہیں (اور

يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَاۗىِٕرَةٌ ۭ فَعَسَى اللّٰهُ

تم سے اسکی وجہ) بیان کرتے ہیں کہ ہم تو اس سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو انکے ملنے سے زمانہ کی گردش میں

اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰي

مبتلا ہو جائیں تو عنقریب ہی خدا (مسلمانوں کی) فتح یا کوئی اور بات اپنی طرف سے ظاہر کر دیگا تب یہ لوگ اس بدگمانی

مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ۝۵۲ ۭ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ

پر جو اپنے جی میں چھپاتے تھے شرمائینگے اور مومنین (جب انپر نفاق ظاہر ہو جائے گا تو) کہیں گے کیا یہ وہی

اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ

لوگ ہیں جو سخت سے سخت قسمیں کھا کر (ہم سے) کہتے تھے کہ ہم ضرور تمہارے ساتھ ہیں ان کا سارا

اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۭ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ۝۵۳

کیا دھرا اکارت ہوا اور سخت گھاٹے میں آ گئے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ

اے ایماندارو تم میں سے [1] جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا تو کچھ پروا نہیں پھر

فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ

جائے عنقریب ہی خدا ایسے لوگوں کو ظاہر کر دے گا جنھیں خدا دوست رکھتا ہو گا اور وہ اس کو

[1] اگرچہ اس آیت کی شان نزول میں اختلاف ہے اور بعض اقوال کے موافق حضرت علیؑ ہی کی شان میں نازل ہوئی ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو جو صفات خداوند عالم نے اس آیت میں بیان کئے ہیں اس کا سچا مصداق آپکے سوا اصحاب رسول میں دوسرا نہیں ہو سکتا اور اسی وجہ سے جناب رسالتمآب نے جب قلعہ خیبر کسی طرح فتح نہیں ہوتا تھا اور محاصرہ کو اٹھارہ روز گذر چکے تھے۔ شیخین شکست کھا کر لوٹ آئے تھے اور حضرت علیؑ کو سردار بنا کر بھیجا تب فتح ہوا تو اسوقت جو الفاظ آپنے حضرت علیؑ کے حق میں ارشاد فرمائے تھے وہ اس آیت کی تفسیر ہیں۔ اور صاحب مایلفظ عن الھوی نے اسی آیت کو ذرا سا تغیر دے کر دوسرے لفظوں میں فرما دیا گویا مقصود یہ تھا کہ محض خدا ہی کفار کو اپنا سرپرست نہ بناؤ

نے گواہی نہ دی بلکہ میں بھی گواہی دیتا ہوں اور الفاظ حدیث یہ ہیں: لاعطین الرایۃ غداً رجلاً کرارا غیر فرار یحب اللہ ورسولہ و یحبہ اللہ ورسولہ یفتح اللہ علی یدیہ" میں اپنے لشکر کا علم کل اس شخص کو دوں گا جو حملہ کنندہ ہو گا اور بھاگنے والا نہ ہو گا خدا اور اسکے رسولؐ

(باقی حاشیہ صفحہ ۱۸۶ پر)

حضرت علیؑ کی فضیلت میں

اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ

دوست رکھتے ہونگے ایماندارونکے ساتھ منکسر (اور) کافرونکے ساتھ کڑے خدا کی راہ میں جہاد

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ

کریں گے اور کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت کی کچھ پروا نہ کرینگے یہ خدا کا فضل (وکرم)

فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾

ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور خدا تو بڑی گنجائش والا واقفکار ہے۔

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ

(اے ایماندارو ۱۵) تمہارے مالک سرپرست تو بس یہی ہیں خدا اور اس کا رسول اور وہ مومنین جو

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾

پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں اور جس

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ

شخص نے خدا اور رسول (اور انھیں) ایماندار لوگوں کو اپنا سرپرست بنایا تو (خدا کے لشکر میں آ گیا۔

حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۵۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا

اور) اسمیں تو شک نہیں کہ خدا ہی کا لشکر ہی رہتا ہے اے ایماندارو جن لوگوں (یہود و نصاریٰ)

تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا

کو تم سے پہلے کتاب (خدا توریت و انجیل) دی جا چکی ہے ان میں سے جن لوگوں نے

مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ

تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنا رکھا ہے ان کو اور کفار کو اپنا سرپرست نہ بناؤ

اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذَا

اور اگر تم سچے ایماندار ہو تو خدا ہی سے ڈرتے رہو اور انکی شرارت

نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا

یہانتک پہنچی کہ جب تم (اذان دیکر) نماز کیواسطے (لوگوں کو) بلاتے ہو تو یہ لوگ نماز کو ہنسی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۵) کا وہ دوستدار اور خدا اور رسول اس کے دوست اور اسی کے ہاتھ پر خدا اس قلعہ کو فتح کرے گا۔ اور اگرچہ اس تمنا میں بہت سے لوگ تھے مگر آپ نے حضرت علیؑ ہی کو دیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا) ۱۵ یہ آیت باتفاق مفسرین شیعہ، سنی موافق مخالف حضرت علی کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ اور اسکی تفسیری طور پر حضرت علی کا خلیفہ بلا فصل ہونا ثابت و واضح ہوتا ہے اس کی تفصیل دیکھو میرے رسالہ "الولی" میں۔ ۱۲

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ

کھیل بناتے ہیں یہ اس وجہ سے کہ لوگ بالکل بے عقل ہیں اور کچھ نہیں سمجھتے (اے رسول) اہل کتاب سے کہو

هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ

کہ آخر تم ہم میں سوا اسکے اور کیا عیب[1] لگا سکتے ہو کہ ہم خدا پر اور جو (کتاب) ہمارے

اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾

پاس بھیجی گئی ہے اور جو ہم سے پہلے بھیجی گئی ایمان لائے ہیں اور یہ کہ تم میں کے اکثر بدکار ہیں

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ

(اے رسول) تم کہدو کہ میں تمہیں خدا کے نزدیک سزا میں اس سے کہیں بدتر عیب بتا دوں (اچھا لو)

مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ

سنو) جس پر خدا نے لعنت کی ہو اور اسپر غضب ڈھایا اور ان میں سے کسی کو (مسخ کرکے)

الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ

بندر اور (کسی کو) سور بنا دیا ہو اور اس نے (خدا کو چھوڑ کر) شیطان کی پرستش کی ہو پس یہ

مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۶۰﴾ وَاِذَا

لوگ درجے میں کہیں بدتر اور راہِ راست سے بھٹکے سب سے زیادہ دور جا پہنچے ہیں اور (مسلمانو)

جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ

جب یہ لوگ تمہارے پاس آ جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو ایمان لائے ہیں حالانکہ وہ کفر ہی کو ساتھ لیکر

خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَ

آئے تھے اور پھر نکلے بھی تو ساتھ لئے ہوئے اور جو (نفاق) وہ چھپاتے ہوئے تھے خدا اسے خوب جانتا ہے

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

(اے رسول) تم ان میں سے بہتیروں کو دیکھو گے کہ گناہ اور سرکشی اور حرام خوری کی طرف دوڑ

وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۲﴾

پڑتے ہیں، جو کام یہ لوگ کرتے تھے وہ یقیناً بہت ہی برا ہے ان کو

[1] مدینہ کا ایک نصرانی جب اذان میں اشہد ان محمدًا رسول اللہ کو سنتا تو بے ساختہ بول اٹھتا خدا جھوٹے کو جلا کر خاک کرے۔ ایک دن اس کی خادم بضرورت آگ لایا، اور یہ نصرانی اپنے لڑکے بالوں کے ساتھ پڑا سو رہا تھا اتفاقاً ایک چنگاری اڑ کر چھت پر پہنچی اور سارا مکان جل کر خاک سیاہ ہو گیا اور وہ نصرانی بھی مع لڑکے بالوں کے فنا ہوا۔ ۱۲

[2] ایک مرتبہ ابو اسیر بن اخطب اور رافع بن ابی رافع چند یہودیوں کو ساتھ لے کر حضرت رسول کی خدمت میں آئے اور پوچھنے لگے کہ پیغمبر ان ماسلف میں سے کس پر آپ ایمان رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں خدا، قرآن اور جو کتابیں حضرت ابراہیم اسحاق، موسیٰ، عیسیٰ پر نازل ہوئی ہیں سب پر ایمان رکھتا ہوں۔ یہودیوں نے جونہی حضرت عیسیٰ کا نام سنا آپ کی نبوت سے انکار کر بیٹھے اور بولے کہ ہمارے خیال میں تمہارے دین سے کوئی دین بدتر نہیں اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ

اللہ والے اور علماء جھوٹ بولنے اور حرام خوری سے کیوں نہیں

الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۶۳﴾

روکتے جو (درگذر) یہ لوگ کرتے رہے یقیناً بہت ہی بُری ہے[۱] اور

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ

یہودی کہنے لگے کہ خدا کا ہاتھ بندھا ہوا ہے[۲] (بخیل ہوگیا) انہیں کے ہاتھ باندھ

وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ

دیئے جائیں اور انکے (اس) کہنے پر (خدا کی) پھٹکار (برسے) خدا کا ہاتھ بندھنے کیوں لگا) بلکہ اسکے

كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ

دونوں ہاتھ کشادہ ہیں جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے اور جو (کتاب) تمہارے پاس نازل کی گئی ہے (انکار شک

اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ

وحسد) ان میں سے بہتیروں کی کفر و سرکشی کو بڑھا دے گا اور (گویا) ہم نے خود ان کے آپس میں روز قیامت

الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ

تک عداوت اور کینے کی بنیاد ڈال دی - جب یہ لوگ

اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ

لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں تو خدا اس کو بجھا دیتا ہے اور روئے زمین

فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۴﴾

میں فساد پھیلانے کے لئے دوڑتے پھرتے ہیں اور خدا فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا

اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور (ہم سے) ڈرتے تو ہم ضرور اُن کے گناہوں سے

عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۶۵﴾

درگذر کرتے اور ان کو نعمت و آرام (بہشت) کے باغوں میں پہنچا دیتے -

[۱] حضرت شعیبؑ پر یہ وحی نازل ہوئی کہ میں تمہاری قوم کے ایک لاکھ آدمیوں پر جن میں سے چالیس ہزار بدیں اور سلامتی ہزار نیک عذاب نازل کرونگا آپ نے عرض کی خلقت بدتو خیر مگر نیکوں پر کیوں عذاب ہوگا حکم ہوا اے شعیبؑ چونکہ ان لوگوں نے بدوں کی طرف سے غفلت کی نزدیکی متابعت میں انپر غصہ کیا نہ ان سے نفرت کی نہ انکو نصیحت کی۔ بلکہ انکے ہم پیالہ و ہمنوالہ رہے اس وجہ سے انکو اور جسارت ہوئی۔

[۲] کچھ یہودی ہجرت کے قبل مالدار تھے اور بعد ہجرت کے چونکہ وہ لوگ مارے حسد کے ایمان نہ لائے تو خدا نے بھی اُن کے مال سے برکت اٹھا لی تو وہ لوگ لگے مسلمانوں پر آوازے کسنے اور کہنے کہ خدا بخیل ہوگیا ہے۔ (معاذ اللہ) - ۱۲

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ

اور اگر یہ لوگ توریت اور انجیل اور جو (صحیفے) اُن کے پاس اُنکے پروردگار

اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ

کی طرف سے نازل کئے گئے تھے (انکے احکام کو) قائم رکھتے تو ضرور (انکے) اُوپر سے بھی

اَرْجُلِهِمْ ۭ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَاۗءَ مَا

(رزق برس پڑتا) اور پاؤں کے نیچے سے بھی (اُبل آتا اور یہ خوب چین سے) کھاتے انہیں سے کچھ لوگ تو اعتدال پر ہیں

يَعْمَلُوْنَ ۝۶۶ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ

(مگر) انمیں بہتیرے جو کچھ کرتے ہیں بُرا ہی کرتے ہیں[1] اے رسول جو حکم تمہارے پروردگار کیطرف سے تمپر نازل کیا گیا ہے

رَّبِّكَ ۭ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۭ وَاللّٰهُ

پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو (سمجھ لو کہ) تم نے اس کا کوئی پیغام ہی نہیں پہنچایا اور (تم ڈرو نہیں)

يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

خدا تم کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا خدا ہرگز کافروں کی قوم کو منزل مقصود تک نہیں

الْكٰفِرِيْنَ ۝۶۷ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰي شَيْءٍ حَتّٰى

پہنچاتا (اے رسول) تم کہدو کہ اے اہل کتاب جبتک تم توریت اور انجیل اور جو (صحیفے) تمہارے

تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ

پروردگار کی طرف سے تمپر نازل ہوئے ہیں ان (کے احکام) کو قائم نہ رکھو گے اس وقت تک تمہارا مذہب

وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ

کچھ بھی نہیں اور (اے رسول) جو (کتاب) تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری طرف بھیجی گئی ہے (اس کا رشک و حسد)

طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝۶۸

انمیں سے بہتیروں کی سرکشی اور کفر کو اور بڑھا دے گا تو تم کافروں کے گروہ پر افسوس نہ کرنا[2] اسمیں[3]

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ

تو شک ہی نہیں کہ مسلمان ہوں یا یہودی حکیمانہ خیال کے پابند ہوں خواہ نصرانی

[1] ابن ابی حاتم نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ یہ آیت غدیر خم میں حضرت علی کے بارے میں نازل ہوئی اسی وجہ سے ابن مردویہ نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ ہملوگ رسول اللہ کے زمانہ میں اس آیت کو یوں پڑھتے تھے۔ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المؤمنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس۔ اے رسول جو حکم اس بات کا کہ علی تمام مومنین کے حاکم ہیں تمہارے پروردگار کی طرف تم پر نازل کیا گیا ہے پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو سمجھ لو کہ تم نے اس کا کوئی پیغام ہی نہیں پہنچایا۔ (دیکھو تفسیر درمنثور مولانا جلال الدین سیوطی جلد ۲ صفحہ ۲۹۸ سطر ۸ مطبوعہ مصر۔ سچ یوں ہے کہ جناب رسالت مآب ایک عرصہ سے چاہتے تھے کہ علی ابن ابی طالب کو اپنا خلیفہ نامزد کر دیں مگر کچھ اپنے ساتھیوں کی مخالفت کے خوف سے اس پر اقدام نہ کرتے تھے۔ آخر خدا نے آخری حج کے بعد ڈانٹ میں یہ تاکیدی حکم نازل کیا تب تو حضرت مجبور ہو گئے اور ایک مقام پر جسکا نام غدیر خم تھا ایک لاکھ آدمیوں کے سامنے اپنا خلیفہ نامزد کیا اور پھر لوگوں نے حضرت علی کو انکی خلافت و ولایت کی مبارکباد دی، شعراء نے قصیدے نظم کئے چنانچہ حسان کا یہ شعر مشہور ہے

؎ فقال لہ قم یا علی فانی
رضیتک من بعدی اماما و ہادیا

بعض لوگوں نے یہ بیہودی کی خبر سنکر کہ نبی ہوا اور رسول کے پاس مباحثہ کرنیکو آئے اور آخر اپنی ہٹ دھرمی پر قائم ہوئے اور خدا نے بھی اسکی خبر قرآن میں دیدی سال سائل بعذاب واقع ۱۲

[2] یہ آیت بعینہ سورہ بقر میں گذر چکی ہے وہاں اسکی تفصیل و تفسیر بھی بیان ہو چکی ہے۔ دیکھو پارہ آیت

وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ

(غرض کچھ بھی ہوں) جو خدا اور روز آخرت پر ایمان لائے گا اور اچھے (اچھے)

صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ لَقَدْ

کام کرے گا ان پر البتہ نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ لوگ آزردہ خاطر ہوں گے ہم

اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ

نے بنی اسرائیل سے عہد و پیمان لے لیا تھا اور ان کے پاس بہت رسول بھی

رُسُلًا ۭ كُلَّمَا جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ

بھیجے تھے (اس پر بھی) جب اُنکے پاس کوئی رسول انکی مرضی کے خلاف حکم لیکر آیا تو ان

فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ۝ وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ

(کمبخت) لوگوں نے کسی کو جھٹلایا اور کسی کو قتل ہی کر ڈالا اور سمجھ لیا کہ (آئیں ہمارے لئے کوئی

فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا

خرابی نہ ہوگی پس (گویا) وہ لوگ (امر حق سے) اندھے اور بہرے بنگئے (مگر باوجود اسکے جب انلوگوں نے توبہ کی)

وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَقَدْ

تو پھر خدا نے انکی توبہ قبول کرلی (مگر) پھر (اسپر بھی) انمیں سے بہتیرے اندھے اور بہرے بن گئے اور جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں

كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَ

اللہ تو دیکھتا ہے جو لوگ اُسکے قائل ہیں کہ مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ مسیح خدا ہیں وہ سب کافر ہیں حالانکہ

قَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۭ

مسیحؑ نے خود یوں کہہ دیا تھا کہ اے بنی اسرائیل صرف اسی خدا کی عبادت کرو جو ہمارا اور تمہارا پالنے والا ہے

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

کیونکہ (یاد رکھو) جس نے خدا کا شریک بنایا اس پر خدا نے بہشت کو حرام کر دیا ہے اور اس کا

وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

ٹھکانا جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ۔ جو لوگ اسکے قائل ہیں کہ

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ

خدا تین میں کا (تیسرا) ہے وہ یقیناً کافر ہو گئے (یاد رکھو کہ)

اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ

خدا تے یکتا کے سوا کوئی معبود نہیں اور (خدا کے بارے میں) یہ لوگ جو کچھ بکا کرتے ہیں اگر اس سے باز نہ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى

آئے (سمجھ رکھیں کہ) جو لوگ ان میں سے (کافر کے) کافر رہ گئے انپر ضرور دردناک عذاب نازل ہوگا تو یہ لوگ خدا کی بارگاہ میں توبہ کیوں

اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ مَا الْمَسِيْحُ

نہیں کرتے اور اپنے (قصوروں کی) معافی کیوں نہیں مانگتے حالانکہ خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے مریمؑ کے

ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ وَ

بیٹے مسیحؑ تو بس ایک رسول ہیں اور ان کے قبل (اور بھی) بہتیرے رسول گزر چکے ہیں اور ان کی ماں

اُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ۭ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ

بھی (خدا کی) ایک سچی بندی تھیں (اور آدمیوں کی طرح) یہ دونوں بھی کھانا کھاتے تھے (اے رسولؐ) غور تو کرو کہ

لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ

ہم اپنے احکام ان سے کیسا صاف صاف بیان کرتے ہیں پھر دیکھو تو کہ (اس پر بھی) الٹے یہ لوگ کہاں بھٹکے جا رہے ہیں

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۭ وَ

(اے رسولؐ) تم کہو کہ کیا تم خدا (جیسے قادر و توانا) کو چھوڑ کر ایسی (ذلیل) چیز کی عبادت کرتے ہو جسکو تو نقصان

اللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا

ہی کا اختیار ہے اور نہ نفع کا اور خدا تو (سبکی) سنتا اور سب کچھ) جانتا ہے (اے رسولؐ) تم کہو کہ اے اہل کتاب تم اپنے

تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَاۗءَ قَوْمٍ

دین میں ناحق زیادتی نہ کرو نہ ان لوگوں (اپنے بزرگوں کی) نفسانی خواہشوں پر چلو جو پہلے

قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ

خود ہی گمراہ ہو چکے اور (اپنے ساتھ اور بھی) بہتیروں کو گمراہ کر چھوڑا اور راہ راست

سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۷۸﴾ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

سے (دور) بھٹک گئے بنی اسرائیل میں سے جو لوگ کافر تھے ان پر داؤد اور مریم کے بیٹے

عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا

عیسٰی کی زبانی لعنت [۱] کی گئی یہ (لعنت) اس پر پڑی تو صرف اسوجہ سے کہ (ایک تو) ان لوگوں نے

وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۷۹﴾ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ

نافرمانی کی اور پھر ہر معاملہ میں حد سے بڑھ جاتے تھے اور کسی بُرے کام سے جسکو ان لوگوں نے کیا باز نہ آتے تھے (بلکہ اس پر

لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۸۰﴾ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ

باوجود نصیحت اڑے رہتے) جو کام یہ لوگ کرتے تھے کیا ہی بُرا تھا اے رسول تم ان (یہودیوں) میں سے بہتیرے انکو دیکھو

كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

گے کہ کفار سے دوستی رکھتے ہیں جو سامان پہلے سے انلوگوں نے خود اپنے واسطے درست کیا ہے کہ بہت بُرا ہے (جس کا نتیجہ

وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

یہ ہے) کہ (دنیا میں بھی) خدا انپر غضبناک ہوا اور آخرت میں بھی ہمیشہ عذاب میں رہینگے اور اگر یہ لوگ خدا اور رسول پر اور جو کچھ

وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا

انپر نازل کیا گیا ہے ایمان رکھتے تو ہرگز (انکو) اپنا دوست نہ بناتے مگر ان میں کے بہتیرے تو

مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ

بدچلن ہیں (اے رسول) تم ایمان لانے والوں کا دشمن سب سے بڑھ کے

اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً

یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے اور ایمانداروں کا دوستی میں سب سے

لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ

بڑھ کے قریب [۲] ان لوگوں کو پاؤ گے جو اپنے کو نصاریٰ کہتے ہیں کیونکہ

مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۸۳﴾

ان (نصاریٰ) میں سے یقینی بہت سے عالم اور عابد ہیں اور اس سبب سے (بھی) کہ یہ لوگ ہرگز شیخی نہیں کرتے۔

[۱] بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے باوجود ممانعت مچھلی کا شکار کیا، ان پر حضرت داؤدؑ نے لعنت کی اور بندر بن گئے اور جن لوگوں نے باوجود آسمان سے خوان نازل ہونے کے ایمان قبول نہ کیا، ان پر حضرت عیسٰیؑ نے لعنت کی اور وہ سور بن گئے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مستحق لعنت پر لعنت کرنا صرف جائز ہی نہیں بلکہ مستحسن ہے ورنہ انبیاء اسکے مرتکب نہ ہوتے ۱۲

[۲] یہ آیت حبشہ کے نصاریٰ کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ جب حضرت جعفر طیارؓ وغیرہ ہجرت کرکے حبشہ پہنچے تو نجاشی بادشاہ حبشہ وغیرہ نے قرآن کو سنا اور معجزات کو سماعت کرکے ایمان لائے اور جب حضرت جعفرؓ نے وہاں سے مراجعت کی تو نجاشی نے ستر علماء انکے ساتھ کئے اور جب وہ حضرت رسول اکرمؐ کے پاس پہنچے تو آپ نے انکے سامنے سورہ یٰسین کی تلاوت کی۔ وہ علماء سنکر بہت روئے اور ایمان لائے اور کہنے لگے کہ قرآن کس قدر انجیل سے مشابہ ہے ۱۲